© rasailojaraid.com

مسائل رمضان المبارک

ماہ رمضان کیا ھے؟

ا۔ ماہ رمضان انسانیت کی آزادی اور حقانیت کی فتح کا مہینہ ہے۔

۲۔ تہذیب واخلاق کو ظلم و بربریت پر اور علم و معرفت کو جہالت و نادانی پر فتح پانے کا مہینہ ہے۔

۳۔ خالق کی جانب سے مخلوق کیلئے سب سے عظیم تحفہ (قرآن) اسی مہینے میں حاصل ہوا۔

۴۔ اس مہینہ میں بے شمار قیدی ہر دن اور ہر رات جہنم سے آزاد کئے جاتے ہیں۔

۵۔ اس مہینہ میں ہر دن اور ہر رات ہر ایک مسلمان کے لئے ایک قبولیت دعا کی گھڑی آتی ہے۔

۶۔ اس مہینہ میں انسان کا سب سے بڑا دشمن اور ساری برائیوں کا سرچشمہ شیطان قید کر دیا جاتا ہے۔

۷۔ ماہ رمضان نہایت برکت والا ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔

۸۔ اس ماہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر درجہ بڑھا کر دیا جاتا ہے۔

۹۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔

۱۰۔ یہ مہینہ ہمدردی اور غمخواری کا ہے۔

۱۱۔ مومن کی روزی اس ماہ بڑھا دی جاتی ہے۔

۱۲۔ اس ماہ میں روزہ دار کو افطار کرا دینے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور جہنم سے آزادی ملتی اور روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اور اس کے ثواب میں کچھ کمی بھی نہیں کی جاتی ہے۔

۱۳۔ اس ماہ کا پہلا عشرہ رحمت دوسرا مغفرت اور آخری عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے۔

روزہ کیا ھے؟

روزہ عربی میں الصوم کو کہتے ہیں جس کے معنی مطلقاً رکنے کے ہوتے ہیں اور اصطلاح شرع میں کھانے پینے اور جماع سے صبح صادق سے غروب شمس تک بہ نیت صوم رکے رہنے کو کہتے ہیں۔

فرضیت روزہ

ہجرت نبوی کے دوسرے سال ماہ شعبان میں روزے فرض ہوئے اور آیت کریمہ کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم نے ہر عاقل، بالغ، مرد، عورت، آزاد، غلام پر روزہ فرض قرار دیا ہے۔ روزہ ارکان خمسہ میں سے ایک اہم رکن کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے انکار سے آدمی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

روزہ کے فضائل

ا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں ایک دروازہ کا نام الریان ہے۔ یہ صرف روزہ داروں کیلئے مخصوص ہے۔

۲۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جو شخص ایمان اور نیت اجر و ثواب کے ساتھ روزہ رکھتا ہے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں (متفق علیہ عن ابی ھریرۃؓ۔)

۳۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا بنی آدم کے نیک اعمال کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ لیکن اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ روزہ چونکہ خاص میرے لئے ہے اس لئے (اس کا بدلہ متعین نہیں) اس کا بدلہ میں خود دوں گا بندہ میری خاطر اپنی خواہشات اور کھانے پینے کو ترک کر دیتا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک تو اس کے افطار کے وقت اور ایک تب حاصل ہوگی جب وہ اپنے رب کے دیدار سے مشرف ہوگا رب دو جہاں کو روزہ دار کے منہ کی بو مشک سے بھی زیادہ پیاری لگتی ہے۔ روزہ ایک زبردست ڈھال ہے (جو دنیا میں برائیوں اور آخرت میں نار جہنم سے بچائے گی) پس جب تم روزہ رکھو تو گالی گلوچ اور بیہودہ باتوں سے پرہیز کرو اور اگر تم کو کوئی گالی دے یا لڑائی پر اتر آئے تو اسے کہہ دو کہ میں روزہ دار ہوں (یا اپنے دل میں خیال کرے کہ میں روزہ دار ہوں لہٰذا مجھ کو نہیں لڑنا چاہئے) متفق علیہ عن ابی ھریرۃؓ۔

رویت ھلال اور روزیے

رمضان کے روزوں کیلئے رویت ہلال ضروری ہے۔ بغیر چاند دیکھے روزے رکھنا درست نہیں رمضان کی رویت کے درست ہونے کیلئے ماہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شعبان کی رویت کا خاص خیال رکھیں اور ۲۹ شعبان کو چاند دیکھنے کی پوری کوشش کریں اگر کامیابی ہو جائے تو روزہ شروع کر دیں ورنہ شعبان کے تیس دن پورے کریں متفق علیہ عن ابی ھریرۃ و ابن عمر۔ رمضان کے چاند کے سلسلہ میں ایک مسلمان موحد اور ثقہ آدمی کی گواہی کافی ہے۔ غیر مسلم، کافر مشرک، کی گواہی قابل قبول نہیں ابو داؤد والترمذی والنسائی و ابن ماجہ والدارمی عن ابن عباس۔

روزے ختم کرنے اور عید الفطر منانے کیلئے دو ثقہ مسلمان مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ضروری ہے۔ سنن ابی داؤد۔

اختلاف مطالع کے بارے میں علماء کے درمیان کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔ تفصیل کا مقام نہیں اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں اور احتیاط کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا زیادہ مناسب ہے کہ زیادہ دور کی رویت قابل قبول نہ مانی جائے اور قرب و جوار کی رویت نیز مشرق کی رویت مغرب والوں کے حق میں قبول کی جائے۔

نیت روزہ

اعمال و عبادات شرعیہ میں نیت کو بہت بڑا دخل ہے اس لئے روزہ کی نیت بھی نہایت ضروری ہے جو صبح صادق سے پہلے کر لی جائے۔ (ترمذی)

روزہ کی نیت کیلئے جو الفاظ عربی کے رائج ہیں وہ قطعی بے بنیاد ہیں۔ نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ زبان سے نیت کرنا خلاف سنت ہے۔

سحری

روزہ کو بحسن و خوبی انجام تک پہنچانے کیلئے سحری ضرور کی جائے مگر اس ڈر سے کہ دن میں بھوک ستائے گی زیادہ نہ کھایا جائے سحری کھا کر لیٹ رہنا مناسب نہیں کیونکہ یہ صحت پر بھی غلط اثر ڈالتا ہے۔ اور نماز فجر بھی چلی جاتی ہے۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا ہمارے روزے اور اہل کتاب کے روزے میں بس سحری کا فرق ہے سحری کا اصل وقت رات کا آخری حصہ ہے دیر کرنا افضل ہے۔ مسلم عن عمرو بن العاص۔

لیکن اگر کوئی سحری نہ کھا سکے تو روزہ ہرگز نہ چھوڑے۔

مسئلہ:

اگر کوئی آدمی اتفاق سے دیر سے اٹھے اور پانی پی رہا ہو اور اذان ہونے لگے تو پئے بغیر نہ رکھے۔ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ۔

افطاری

افطاری کرنے میں جلد کرنا چاہئے سورج غروب ہوتے ہیں افطاری کر لینا چاہئے بلا وجہ احتیاط کا بہانہ بنا کر دیر کرنا درست نہیں دیر کرنا یہود و نصاری کا طریقہ ہے۔ ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ۔

رحمت عالم ﷺ نے فرمایا لوگ ہمیشہ بھلائی میں رہیں گے۔ جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ متفق علیہ عن سہل بن سعد۔

تر یا خشک کھجور سے افطاری کرنا افضل ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو پانی سے افطار کر لے۔ ترمذی، ابوداؤد عن انس۔ پھل وغیرہ سے بھی افطار کرنا بہتر ہے آگ پر پکی ہوئی چیز سے افطار کرنے سے پرہیز کرے زیادہ دیر تک افطار کرتے رہنا کہ نماز با جماعت فوت ہو جائے مناسب نہیں اور نہ ہی بہت جلدی کرنا چاہئے بلکہ اذان اور اقامت کے درمیان ہلکی دو رکعت پڑھنے کی مقدار ٹھہرنا بہتر ہے۔

افطاری کی دعا

رحمت عالم ﷺ افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے اللھم لک صمت وعلیٰ رزقک افطرت ابوداؤد مرسلاً عن معاذ بن زھرۃ۔

افطاری کے بعد یہ دعا پڑھتے ذھب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ ابوداؤد عن ابن عمر۔

اگر کسی دوسرے کے یہاں افطاری کرے تو افطار کے بعد یہ دعا پڑھے: افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملئکۃ ابوداؤد عن انس۔

حفاظت روزہ

روزہ کی حفاظت نہایت ضروری ہے۔ اگر روزہ دار اس بات کا خیال نہ رکھے گا تو اس کے روزے کا کوئی خاص فائدہ نہ ہوگا۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص بحالت روزہ قول باطل مثل جھوٹی گواہی، افتراء، بہتان، غیبت، چغلی، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا افعال محرمہ مکروہہ وغیرہ کو نہ چھوڑے تو ایسے آدمی کے کھانے پینے کو ترک کرنے کی اللہ کو قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ البخاری عن ابی ھریرۃ۔

یہ کام روزے کی حالت میں منع ہیں۔

۱۔ بلا ضرورت کوئی چیز چبانا۔
۲۔ بلا ضرورت کھانے پینے کی چیز چکھنا۔
۳۔ جملہ شہوت انگیز امور۔
۴۔ بالقصد تھوک وغیرہ جمع کر کے نگلنا۔
۵۔ مبالغہ کے ساتھ کلی وغیرہ کرنا جس سے پانی کے اندر جانے کا اندیشہ ہو۔
۶۔ غیبت چغلی جیسی قبیح عادات میں مبتلا رہنا۔
۷۔ ذائقہ دار منجن، ٹوتھ پیسٹ، ٹوتھ پاؤڈر وغیرہ استعمال کرنا۔

ان باتوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

۱۔ قصد و ارادہ کے ساتھ قے کرنا۔
۲۔ سورج غروب ہونے سے قبل غروب ہونے کے گمان میں افطار کر لینا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۔ میاں بیوی کی ہنسی مذاق چھیڑ چھاڑ میں انزال ہو جانا۔

۴۔ حیض یا نفاس کا آجانا۔ ان تمام صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور ایک روزہ کی قضا لازم آتی ہے۔

قضا و کفارہ دونوں لازم آتا ھے

۱۔ اگر کوئی ایسی چیز بالقصد کھا پی لی جو غذا یا دوا کا کام دے۔

۲۔ بحالت روزہ بیوی سے جماع کر لیا

کفارہ میں ایک غلام آزاد کرنا ہے یا ساٹھ دن کے مسلسل روزہ رکھنا ہے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

ان کاموں سے روزہ نھیں ٹوٹتا۔

۱۔ سرمہ لگانا یا آنکھ میں دوا ڈالنا۔

۲۔ سر یا بدن کے کسی ظاہری حصہ پر تیل لگانا۔

۳۔ غسل کرنا۔

۴۔ مسواک کرنا۔

۵۔ خوشبو لگانا یا سونگھنا۔

۶۔ ازخود قے ہو جانا۔

۷۔ بھول کر کچھ کھا پی لینا۔

۸۔ اپنا تھوک نگل لینا۔

۹۔ حلق میں گرد و غبار یا مچھر کا خود بخود چلا جانا۔

۱۰۔ سوتے میں احتلام کا ہو جانا۔

۱۱۔ بوقت ضرورت انجکشن لگوانا۔

۱۲۔ عورت کیلئے بوقت ضرورت ہانڈی کا نمک چکھ کر تھوک دینا۔

یہ لوگ روزہ چھوڑ سکتے ھیں۔

۱۔ مسافر بحالت سفر شرعی روزہ چھوڑ سکتا ہے۔ اگر رکھ سکے تو رکھ لے۔ متفق علیہ عن عائشہ۔

۲۔ ایسا بیمار جس کو روزہ رکھنا ممکن نہ ہو یا روزہ رکھنے سے بیماری کے بڑھ جانے کا پورا یقین ہو۔

۳۔ حاملہ عورت جب وہ اپنے یا بچہ کے اوپر بسبب روزہ کے ڈرے۔ ترمذی عن انس بن مالک رجل من بنی عبداللہ بن کعب۔

۴۔ دودھ پلانے والی ایسی عورت جو بچہ کی صحت یا دودھ سوکھ جانے سے ڈرے۔

۵۔ ایسا بیمار جو بیماری کے بعد بسبب کمزوری بیماری کے عود آنے کا غالب گمان رکھتا ہو۔

۶۔ اسی طرح حیض و نفاس والی عورت روزہ نہ رکھے ان تمام لوگوں کو رمضان کے بعد قضا لازم ہے۔

۷۔ اگر کوئی بوڑھا مرد یا بوڑھی عورت بسبب نقاہت روزہ نہ رکھ سکے اور نقاہت کے زائل ہونے کی امید بھی نہ ہو تو ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔ (قرآن)

روزہ رکھ کر توڑدینا مندرجہ ذیل حالتوں میں جائز ھے۔

۱۔ اچانک کوئی ایسی بیماری لاحق ہو جائے کہ روزہ نہ توڑنے میں جان جانے کا خطرہ ہو متفق علیہ عن جابر۔

۲۔ ایسی سخت بھوک و پیاس لگی ہو کہ موت واقع ہونے کا خطرہ ہو۔

۳۔ کوئی جانور کاٹ لے یا زخم لگ جائے جس میں فوراً دوا پینا ضروری ہو۔

۴۔ حاملہ عورت کو کسی سبب سے اپنی یا بچہ کی جان کا یقینی خطرہ لاحق ہو۔

۵۔ کسی سخت محنت کے نتیجہ میں پیاس اس حد تک بڑھی کہ جان پر بن آئی۔

میت کے ذمہ روزہ کی قضا

اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ عذر شرعی کے بناء پر اس کے رمضان کے روزے قضا ہو گئے پھر رمضان کے بعد اس کا عذر زائل ہو گیا اس لائق ہو گیا کہ قضا کر سکے پھر قضا نہ کی اور وفات پا گیا تو اس آدمی کی جانب سے اس کا ولی قضا کرے۔ ابو داؤد عن عائشہ۔

تراویح

جس کو قیام اللیل قیام رمضان وغیرہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ وقت عشاء کے بعد سے لے کر سحری کے وقت تک ہے یہ نماز باجماعت اور تنہا سب طرح ادا کی جا سکتی ہے۔ محققین کے نزدیک رات کے آخری حصہ میں اگر قرآن یاد ہو تو تنہا پڑھنا زیادہ افضل ہے۔

تراویح کی مسنون تعداد

تراویح کی مسنون تعداد مع وتر گیارہ رکعت ہے۔ بیس رکعت والی روایت بالاتفاق ضعیف ہے کسی امر کا عام رواج پڑ جانا الگ بات ہے اور نبی ﷺ سے ثابت ہونا بالکل الگ بات ہے اس امر کو حنفی علماء نے بھی تسلیم کیا ہے۔

شب قدر

شب قدر بڑی فضیلت والی رات ہے ایک رات کی عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینہ کی عبادت کے برابر ہے۔ یہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہوتی ہے۔ ان راتوں میں کثرت سے عبادت الٰہی، نماز، دعا، اور تلاوت قران کی شکل میں کرنا چاہئے۔ رحمت عالم ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو اس رات پڑھنے کیلئے یہ دعا سکھائی۔ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی احمد ترمذی ابن ماجہ عن عائشہؓ۔

اعتکاف

عبادت کی نیت سے مسجد کے کسی گوشہ میں بیٹھ جانا اعتکاف کہلاتا ہے۔ یہ سنت موکدہ ہے۔ رحمت عالم ﷺ اپنی ساری زندگی اعتکاف کرتے رہے آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا متفق علیہ عن عائشہؓ۔

اعتکاف آخری عشرہ میں ہوتا ہے۔ جو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرنا چاہے وہ بیسویں رمضان کو دن کے آخری حصہ میں سورج غروب ہونے سے پہلے اپنی مخصوص جگہ میں چلا جائے عورتیں بھی اپنے شوہروں کی اجازت سے اعتکاف کرسکتی ہیں۔

معتکف کیلئے ضروری ہدائیتیں۔

ا۔اعتکاف کرنے والے کو زیادہ عبادت کرنا چاہئے گوشہ میں بیٹھ کر غیر دینی کتابیں پڑھنا یا ہر دم سوتے رہنا قطعاً مناسب نہیں معتکف کو

ا۔بیمار کی عیادت کرنا۔

۲۔نماز جنازہ میں شرکت کرنا

۳۔بیوی سے بوس وکنار یا مجامعت قطعاً منوع ہے۔

۴۔بلاضرورت شدید ہرگز نہ نکلے۔ابوداؤد عن عائشۃ۔

صدقۃ الفطر

رحمت عالمﷺ نے فرمایا روزے کے درمیان ہونے والی چھوٹی چھوٹی کوتاہیوں کی تلافی کی خاطر صدقہ فطر تمہارے اوپر فرض ہے۔ابوداؤد عن ابن عباس۔صدقہ فطر گھر کے ہر فرد کی جانب سے ہے۔مرد،عورت،غلام،آزاد،امیر غریب، سبھی ادا کریں اس کیلئے صاحب نصاب ہونا ضروری نہیں۔غریب لوگ جن کے پاس دوسروں سے آیا ہوا صدقہ فطر جمع ہوگیا ہو وہ بھی نکالیں۔(ابوداؤد)

صدقہ فطر کی مقدار

کھجور، جَو، پنیر، کشمش، انگور وغیرہ سے اگر ادا کیا جائے تو بالاتفاق ایک صاع دیں گیہوں کے بارے میں آدھا صاع کا ثبوت بعض روایتوں سے ملتا ہے لیکن صحیح مرفوع حدیث کوئی نہیں لہٰذا بہتر یہ ہے کہ اس کا بھی ایک صاع ہی دیا جائے نیز یوں بھی کہ پنیر، کشمش، کھجور وغیرہ کے مقابلے میں گیہوں سستا ہے صاع کا وزن انگریزی تول سے دو کلو چھ سو گرام ہے۔صدقہ فطر میں قیمت دینا مسنون نہیں ہے۔

کب تک دیا جائے۔

اس کا وقت عید گاہ جانے سے پہلے پہلے ہے نماز کے بعد ادا کرنے سے صدقہ فطر ادا نہیں ہوتا۔بلکہ عام صدقوں میں سے ایک صدقہ ہے۔بخاری عن ابن عمر۔

شب عید

عید الفطر کی رات بہت برکت والی ہے اس رات تسبیح وتہلیل اور عبادت زیادہ سے زیادہ کرنا چاہئے۔رحمت عالمﷺ نے فرمایا بہ نیت ثواب عیدین کی رات قیام کرنے والے کا دل اس دن مردہ نہ ہوگا۔جس دن سب دل مردہ ہوں گے۔(ابن ماجہ)

صبح عید

صدقہ فطر ادا کریں غسل کریں جو عمدہ سے عمدہ لباس میسر ہو پہنیں خوشبو لگائیں اور کچھ کھا پی کر جائیں۔مسنون یہ ہے کہ طاق کھجوریں کھا کر عید گاہ جائیں پیدل جانا مسنون ہے۔راستہ بھر تکبیریں پکارتے جائیں۔الله اکبر الله اکبر الله اکبر کبیرا والحمدلله کثیرا وسبحان الله بکرة واصیلا۔

نماز عید

نماز عید سنت موکدہ ہے جس کا وقت سورج کے بلند ہونے کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے اس نماز میں اذان واقامت نہیں۔نماز عید سے قبل یا بعد کسی دوسری نماز کا ثبوت نہیں،نماز سے قبل خطبہ دینا سنت نبوی کے خلاف ہے۔اس نماز میں مردوں کی طرح عورتیں بھی جائیں حائضہ اور نفاس والی نماز میں شریک نہ ہوں ہاں دعا میں شریک ہو جائیں نماز عید بستی سے باہر ادا کرنا مسنون ہے۔

نماز عید کا طریقہ۔

یہ نماز دو رکعت ہے اور عام نمازوں کی طرح ادا کی جاتی ہے۔مگر پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیر اور دوسری میں پانچ تکبیر زائد قرات سے قبل کہی جاتی ہیں۔نماز عید کے بعد جو طریقہ آج کل رائج ہے معانقہ کا اس کا ثبوت نبی رحمتﷺ سے نہیں ہے۔عید مبارک کی جگہ تقبل الله منا ومنکم کہئے۔والله اعلم بالصواب.

بقیہ | اختلافات مرزا قادیانی

جن کتب مذکورہ کی عبارات باحوالہ درج کی گئی ہیں۔وہ اصل کتابیں ہمارے پاس بحمدلله موجود ہیں جو کہ بوقت ضرورت ومطالبہ دکھائی جا سکتی ہیں (انشاء الله) اب آخر میں مرزا قادیانی کا ایک فتوی ان لوگوں کے بارہ میں نقل کرنا زیادہ مناسب خیال کرتا ہوں کہ جن لوگوں کے اقوال میں آپس میں اختلاف ہوتا ہے۔تو پھر سنیئے مرزا قادیانی اپنی ایک تصنیف (ست بچن) صفحہ نمبر 25 پر لکھتا ہے کہ (کسی سچیار اور عقل مند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے) (انتہیٰ)

ہم نے الله پاک کی توفیق سے مرزا قادیانی کی کتب سے باحوالہ اس کے اقوال میں تناقض ثابت کر دیا ہے اور جس آدمی کے اقوال میں آپس میں تناقض ہو اس آدمی کے متعلق مرزا قادیانی نے جو فتوی دیا ہے ہمیں اس فتویٰ سے مکمل اتفاق ہے۔اور امید ہے کہ تمام قادیانی حضرات بھی مرزا صاحب کے اس فتویٰ سے اتفاق کریں گے کیونکہ انکار کرنے کا کوئی معقول عذر موجود نہیں۔آخر میں دعا ہے کہ الله کریم ہم کو دین اسلام کی خدمت اور باطل نظریات کا رد کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

© rasailojaraid.com